ادبیات

غزل

الّم مظفر نگری

وہ کہنے کو تو فرزانہ ہیں فرزانہ نہیں ہوتے
جو فصلِ گل کے آنے پر بھی دیوانہ نہیں ہوتے

یہ ہوں کیونکر حریفِ جلوۂ عریاں سرِ محفل
کہ پروانوں میں اندازِ کلیما نہ نہیں ہوتے

سرِ مژگاں تو ہیں تا گوشۂ دامن نہیں آتے
یہ لختِ دل بھی تو سرخیٔ افسانہ نہیں ہوتے

سرِ محفل تڑپنا اور جلنا دیکھ کر اس کا
یہ اہلِ بزم کیوں ہمدردِ پروانہ نہیں ہوتے

بہاروں میں کھنکتے ہیں کٹورے لالہ و گل کے
مگر ساقی جوابِ دورِ پیمانہ نہیں ہوتے

بغیر بیعت پیرِ مغان رندانِ بادہ کش
ذرا بھی واقفِ اسرارِ میخانہ نہیں ہوتے

دو عالم میں کہیں ہوں ان کے جلوے دیکھتے ہیں ہم
کسی منزل میں بھی منزل سے بیگانہ نہیں ہوتے

سرِ شاخِ نشیمن سرد نالے بھی غنیمت ہیں
نہ ہوں گر باعثِ گرمیٔ کاشانہ نہیں ہوتے

کبھی چشمِ تماشا اس لئے ناکام رہتی ہے
وہ ہر جلوے میں شاید بے حجابانہ نہیں ہوتے

ہوائے بوئے گل سے ان کے جلوے ماند ہوتے ہیں
الّم داغِ محبت شمعِ گلخانہ نہیں ہوتے